سوال

(367)نابالغ لڑکے سے طلاق کی صورت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حبیب رسول راولپنڈی سے لکھتے ہیں کہ نابالغ لڑکے سے طلاق لینے کی کیا صورت ہے ۔ جبکہ اس کی بیوی بالغ ہے اوروہ طلاق کا مطالبہ بھی کرتی ہے ۔ نیزواضح رہے کہ لڑکا بھی نو یا دس سال کا ہے وہ اپنی بیوی کے پاس نہیں گیا ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

والدین کوچاہیے کہ نکاح کے وقت پیش بندی کے طورپر آئندہ ہونے والے حالات کا بغورجائزہ لے لیا کریں اس کے بعد نکاح کا فریضہ سر انجام دیا جائے ۔ کیونکہ نکاح ایک ایسا سنجیدہ معاملہ ہے اورزندگی کا بندھن ہے جوہر روز نہیں کیا جاتا یہ کوئی ریت کا گھر نہیں ہے ۔ جب چاہے بنالے جب چاہے گرادے صورت مسئولہ میں جب بیوی طلاق کا مطالبہ کرتی ہے تو اس کی رہائی کی دوصورتیں ہیں :

1۔ لڑکا طلاق دے دے بشرطیکہ وہ سن رشد کوپہنچ چکا ہو اگرچہ بالغ نہ ہو سوال میں بیان کردہ صورت کے پیش نظر لڑکا نو دس سال کا ہے لہذا وہ عاقل اورصاحب تمیز ہے ۔ اوروہ خود طلاق دینے کا اہل ہے ۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک طلاق کے لئے بالغ ہونا شرط نہیں بلکہ صرف رشد وتمیز کا حاصل ہوناضروری ہے جسے اتنا علم ہوکہ بیوی کس غرض کے لئے ہوتی ہے ۔ طلاق کے بعد بیوی جدا ہوجائے گی ۔ اوراس پر عدت بھی نہیں ہوگی اور طلاق کے بعد فوراً آگے نکاح کرنے کی مجاز ہے کیونکہ طلاق قبل از رخصتی کا حکم قرآن کریم نے یہی بتایا ہے ۔ (33/الاحزاب49)

2۔ لڑکے کا سر پرست بھی لڑکے کی طرف سے طلاق دے سکتا ہے جبکہ اسے معلوم ہوجائے کہ لڑکی میرے لڑکے کے گھر بسنے والی نہیں ہے اس صورت میں وہ اپنے لڑکے کے قائم مقام ہوکر طلاق دے سکتا ہے ۔ جیسا کہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔ :''کہ خاوند کی طرف سے کوئی دوسرا قائم مقام ہو کر طلاق دے سکتا ہے ۔ اوریہ صحیح موقف ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت یہ ہے کہ غلام اورلڑکے کی طلاق بھی صحیح ہے ۔ اوران کے قائم مقام ہوکران کے ولی بھی صحیح ہے ۔ کیونکہ یہ ایک اصولی بات ہے کہ جو عقد کا مالک ہوتا ہے ۔ وہ فسخ کا بھی مالک ہے ۔ غلام اورلڑکے کا نکاح چونکہ ولی کراتے ہیں اس لئے انھیں طلاق کا بھی اختیار ہے ۔ (اختیارات 254 کتاب الطلاق)

شریعت کی دیگر تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ دیوانے خاوند کی طرف سے اس کا ولی طلاق دے سکتا ہے ۔ جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس قسم کی روایت ملتی ہے ۔ (دار قطنی 4/65)

اس قسم کی ضرورت نابالغ لڑکے کی صورت میں سامنے آتی ہے۔ لہذا اس کا حکم بھی وہی ہوگا ولی کی طلاق کے بعد عورت کو آگے نکاح کرنے کی اجازت ہے۔ بشرط یہ کہ عدالت یا پنچایت سے تصدیق کرالی جائے صرف فتویٰ کو بنیاد بنا کر نکاح نہ کیا جائے۔ کیونکہ فتویٰ میں کسی صورت حال سے متعلق شرعی حکم بتایا جاتا ہے۔ اس کی تنفیذ عدالت کا کام ہے۔ آخر میں ہم دوبارہ کہنا ضروری خیال کرتے ہیں کہ نکاح ایک سنجیدہ معاملہ ہے۔ اسے کھیل اور مذاق کے طور پر نہ لیا جائے اس کے جملہ پہلوؤں پر غور کرکے سرانجام دینا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:378